مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے علمی افادات و افاضات کی اشاعت کے لئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اس نے اب تک جو کام کیا ہے ارباب علم سے مخفی نہیں ہے۔ اب اس مجلس کے بانی اور راہِ روح و روان مولانا محمد بن موسیٰ میاں نے جو حضرت الاستاذ کے تلمیذ ہی نہیں بلکہ نام کے عاشق ہیں یہ ارادہ کیا ہے کہ حضرت مرحوم کی جو تحریر بصورت مضمون یا خط نثر میں یا نظم میں جہاں کہیں بھی موجود ہو اس کو فراہم کیا جائے اور مجلس کی طرف سے اس کی اشاعت ہو۔ حضرت کے تلامذہ اور مستفیدین ہزاروں کی تعداد میں ہند و پاک میں بلکہ ان کے علاوہ بھی دوسرے ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اُن میں سے جن صاحب کے پاس کوئی کسی قسم کی بھی حضرت کی تحریر موجود ہو وہ ازراہ کرم اس کو مجلس علمی کراچی کے پتہ پر ارسال کر دیں تاکہ وہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے اور علوم و فنونِ انوری کی فیض رسانی کا سلسلہ برابر جاری رہے۔

گورنمنٹ کے مقرر کردہ لسانی کمیٹی کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے پارلیمنٹ نے جو ایک کمیٹی بنائی تھی اور جس کے ایک ممبر مولانا محمد حفظ الرحمن بھی تھے اسکی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش ہو گئی ہے۔ خبر ہے کہ اس رپورٹ کے ضمیمہ میں وہ اعلان بھی شامل ہے جو گذشتہ سال حکومت ہند کے محکمۂ داخلہ کی طرف سے اردو کی نسبت شائع ہوا تھا۔ اگرچہ سرکاری لسانی کمیشن کا اصل کام مرکز کی سرکاری زبان کے متعلق سفارش کرنا تھا لیکن ظاہر ہے وہ علاقائی زبانوں سے بالکل صرفِ نظر بھی نہیں کر سکتا تھا، چنانچہ ان زبانوں کا بھی تذکرہ آیا اور ان کے ساتھ اردو کا بھی ذکر آیا۔

اگرچہ اردو کا ذکر محض ضمنی حیثیت رکھتا تھا اور اس وجہ سے لسانی کمیشن کی رپورٹ سے اردو دوستوں کو کچھ خوشی نہیں ہوئی تھی، لیکن اب پارلیمنٹ کی مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ میں اردو کی نسبت وزارتِ داخلہ کے اعلان کے شامل ہونے نے اردو دوستوں کے حلقہ میں امید و ولولہ کی ایک لہر دوڑا دی ہے۔ اگرچہ ابھی کوئی قطعی بات کہنا مشکل ہے اور اب تک جو کچھ ہوتا رہا ہے اس کے پیش نظر کچھ کہا بھی نہیں جا سکتا لیکن بظاہر آثار اچھے ہیں اور اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اب ہندی کی مخالفت جنوبی اور مشرقی ہند میں بڑی شدت اختیار کر گئی ہے اس لئے حکومت ضروری سمجھتی ہے کہ اردو کے معاملہ میں کچھ رواداری دکھا کر وہ کم از کم اردو دوستوں کو راضی کرلے تاکہ ہندی کی مخالفت کا دائرہ اور وہ بھی خود ہندی زبان کے گھر میں وسیع نہ ہو۔ بس صرف یہ بات ہے کہ جس کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ اس مرتبہ کمیشن کی رپورٹ پر پارلیمنٹ میں بحث ہوگی اور اس کی سفارشیں صدر کے سامنے پیش ہوں گی تو صدر کی طرف سے اردو کی آئینی حیثیت کے متعلق کوئی نہ کوئی اعلان ضرور ہو جائے گا۔